بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

روز بروز جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۱۶ شعبان ۱۳۹۱ھ ، ۷ اخاء ۱۳۵۰ھش ، ۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۳۱ |
|---|---|---|

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کا کلام ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے اسکی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے

## گفتارِ الٰہی دراصل دیدارِ الٰہی ہے، اسی گفتار پر انبیاء نے اپنی جانیں فدا کر دیں

"خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پس ایک شئے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء متقدمین ہیں جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہیں اور اُن کی نظر صرف مخلوقات پر رہی، انہوں نے اس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور کامل یقین ان کو جو ہستی کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے نصیب نہ ہوا۔ یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے۔ خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے۔ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد  بسا کیں دولت از گفتار خیزد

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شئے میں چاہے طاقت بھر دیوے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹتا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اُس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اسلئے آپ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اُکھڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق وصفا کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپ کے شامل حال ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۵ اخاء کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

---

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (جو ان دنوں پشاور میں قیام فرما ہیں) کی طبیعت ڈیسک (ریڑھ) کی ہڈی میں اور ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں۔

---

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر موتیا بند کا اپریشن کرانے کیلئے لاہور تشریف لے گئے ہوئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور بینائی پورے طور پر بحال ہو جائے۔

---

## مجلس ارشاد کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہو کہ مجلس ارشاد کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۰ اخاء یعنی ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو بروز بدھ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا انشاء اللہ

امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس اجلاس میں رونق افروز ہونگے احباب کو حضور کے ارشادات کے سننے کا بھی موقع ملے گا انشاء اللہ

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل دو تقریریں ہونگی۔

(۱) مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن

(۲) مکرم مولوی رفیق احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ احمدیہ

لاؤڈ سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ احباب شمولیت فرماکر استفادہ فرمائیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

## انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا سولھواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے ایک نمائندہ کی کم از کم شرط ہے ورنہ دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق بیس ارکان یا اسکی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔

زعماء۔ زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور ناظمین اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے بھرپور کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
# الفضل
۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قیامِ جماعت کا عظیم مقصد اور اسکے حصول کا طریق

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم فرمایا ہے کہ تا یہ جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چل کر اور انہی کی طرح جانی و مالی قربانیاں پیش کرکے اسلام کو ازسرِ نو دنیا میں غالب کرے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار واضح فرمایا ہے جماعت احمدیہ کے افراد کا دو بنیادی اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں کہ ایک تو حقیقی معرفت انہیں حاصل ہو اور دوسرے حقیقی تقویٰ کی راہ پر وہ گامزن ہوں۔ ان دو باتوں پر حضور علیہ السلام نے اتنا زور دیا ہے کہ ایک جگہ حضورؑ نے ان دو اوصاف کے قائم کرنے کو ہی جماعت کا مقصد قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے جو اِس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اِس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اِس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷)

یہ اس لئے فرمایا کہ اگر افرادِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت نصیب ہو جائے اور حقیقی تقویٰ کی راہ پر وہ گامزن ہو جائیں تو اِس کے لازمی نتیجہ کے طور پر انہیں بر اقتضائے وقت ان اعمالِ صالحہ اور قربانیوں کے بجا لانے کی از خود توفیق ملتی چلی جائے گی جن کی بجا آوری پر اسلام کا ازسرِنو دنیا میں غالب آنا موقوف ہے۔ اور اگر حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ حاصل نہ ہو تو اوّل تو مناسبِ حال اعمال صالحہ اور قربانیوں کی توفیق کا ملنا ہی محال ہے اور اگر محض ظاہرداری کے طور پر ایسے اعمال صالحہ بجا لائے جائیں اور قربانیاں پیش کی جائیں تو وہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انقلابی کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے اپنے متبعین کو حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ سے بہرہ اندوز و فائز المرام کر دکھایا جبھی تو انہیں وہ اعمال صالحہ بجا لانے اور وہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی اور آج کے دم تک ملتی چلی آرہی ہے جن کے ساتھ اسلام کا ازسرِنو غالب آنا وابستہ ہے۔

حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ آپؑ ان کی ماہیت کو تفصیل سے واضح کرکے ان کے حصول کے ذرائع سے آگاہی بخشتے۔ چنانچہ آپؑ نے اس امر پر کہ حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ سے کیا مراد ہے اپنی کتب و ملفوظات میں اس قدر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ان کے ہر پہلو کو اس قدر عمدگی اور خوبی سے واضح کیا ہے کہ انہیں پڑھ کر انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ جہاں آپ نے حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ کی باریکیوں پر بڑی شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے وہاں خلاصہ اور لب لباب کے طور پر انہیں نہایت مختصر الفاظ اور اور کمال درجہ سہل انداز میں بھی بیان فرمایا ہے تاکہ ہر شخص خواہ وہ کتنی ہی موٹی سمجھ کا مالک ہو معرفت اور تقویٰ کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو کر ان سے پوری طرح متصف ہو سکے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں اس پر جو عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُنہیں کما حقہٗ ادا کر سکے۔ فی الوقت حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ کی سہل ترین تعریف خود حضورؑ ہی کے مبارک الفاظ میں پیش کرنا ہمارے مدِّ نظر ہے۔

حضور علیہ السلام حقیقی معرفت اور اسکے حصول کے ذرائع اور اس سے محرومی کے اسباب پر نہایت عام فہم اور سادہ الفاظ میں روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اُس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کیلئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اسکے فضل سے اُس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اسکی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اُس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷)

خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اور اسکی صفات اور اس کی لا انتہا قدرتوں اور طاقتوں کی حقیقی معرفت حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن حضور علیہ السلام نے یہ فرما کر کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھ کر آستانۂ الوہیت پر گر جائے اور انکسار اور عجز کے ساتھ اُسکے فضل کو طلب کرے۔ معرفت کے تمام اسرار پر سے پردہ اٹھا دیا ہے اور اس راہ کی تمام مشکل اور بظاہر دشوار گزار منزلوں کو طے کرنے کے سہل ترین طریق کی نشاندہی فرما دی ہے اور دو لفظوں میں اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی سمجھنا ہی حقیقی معرفت ہے۔ جس قدر زیادہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے گا اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی کی معرفت نصیب ہوتی چلی جائے گی اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق اس میں پیدا ہوتا چلا جائے گا۔

اسی طرح تقویٰ کی حقیقت اور اس کی جملہ باریکیوں سے آگاہی حاصل کرنا سہل نہیں ہے۔ اگر انسان اپنی کوشش سے ان کا احاطہ کرنا چاہے تو وہ انہی میں الجھ کر رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی ایک ایسی سادہ اور سہل تعریف بیان فرمائی ہے کہ انسان اُس پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کے لئے تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونا اور عند اللہ متقی شمار کیا جانا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام متقی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۴)

سو گویا حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے ہر ایک بدی سے بچے۔ بالفاظ دیگر جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے خواہ آبرو جاتی رہے، ہزار ذلت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو، فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہو انسان محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپاوے۔

پس جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے ضروری ہے بلکہ یہ امر ہمارے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ ہم اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھ کر ہر وقت اور ہر آن آستانۂ الوہیت پر جھکے رہیں اور انکسار اور عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرتے رہیں۔ اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے ہر ایک بدی سے بچیں۔ یہی حقیقی معرفت ہے اور یہی حقیقی تقویٰ۔ اور ہمارے انہی دو اوصاف سے متصف ہونے کے ساتھ ان اعمال صالحہ اور قربانیوں کی بجا آوری وابستہ ہے جن کے نتیجہ میں ہم اسلام کو ازسرِنو دنیا میں غالب کرنے کے عظیم مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ سے بہرہ اندوز فرمائے اور ہمیشہ ہی فرماتا چلا جائے۔ تاکہ ہم اور ہماری نسلیں قیام جماعت کے عظیم مقصد کو پورا کرنیوالی ثابت ہوتی چلی جائیں آمین اللّٰھم آمین۔

# وُہ پا گیا زندگی کی منزل جو کھو گیا ان کی دوستی میں

علومِ عصرِ جدید آئیں گے کام انساں کی بہتری میں
پڑھے جو عقلِ سلیم اِن کو حدیث و قرآں کی روشنی میں

وہ علم دانشوروں کو جسکی تلاش ماہ و نجوم میں ہے
عرب کے اُمّی لقب نے سیکھا وہ علم غاروں کی تیرگی میں

یہ اُن کا حُسنِ عطا جو بخشیں وہ سرفروشوں کو سرفرازی
وہ پا گیا زندگی کی منزل جو کھو گیا اُن کی دوستی میں

صفا و مروہ میں دوڑ کی ابتدا ہوئی ماں کی مامتا سے
یہ اُن کا حُسنِ نظر تھا اس کو کیا شمار اپنی بندگی میں

کبھی مسافر بھٹک کے منزل سے اضطراراً پکارتا ہی
وہ تھام لیتے ہیں جب بھی آئے یہ موڑ انساں کی زندگی میں

یہ راہبر کی نوازشیں تھیں یہ قافلہ کی عنائتیں تھیں
کہ کٹ گیا میرے ہمصفیرو مرا سفر بھی روا روی میں

میانِ محشر چلا ہوں دامن میں حبِّ آلِ رسولؐ لے کر
ملی ہے مجھ کو جو بے نیازی تو انکے در کی گداگری میں

یہ تاب مجھ میں کہاں کہ روزِ حساب اپنی کتاب کھولوں
سوال کرکے مزید اضافہ نہ کیجئے میری بے بسی میں

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# درود شریف کے فضائل

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان پنشنر ڈیرہ غازیخان

لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں غفلت کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اس نے حضور کو جا کر سلام کیا لیکن حضور نے التفات نہ فرمایا اس نے عرض کی کہ حضور آپ مجھے پہچانتے نہیں۔ میں تو حضور کا ایک امتی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا آپ کون ہیں۔ کہنے لگا۔ حضور علماء کہتے ہیں کہ حضور اپنے ماننے والوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا ماں اپنے بچے کو پہچان لیتی ہے۔ میں تو حضور کا ایک امتی ہوں۔ حضور نے فرمایا واقعی علماء ٹھیک کہتے ہیں۔ لیکن میں اپنے امتی کو اس نسبت سے پہچانتا ہوں جس نسبت سے وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ آپ کی طرف سے تو میرے پاس کبھی درود نہیں آیا۔ میں کس طرح جانوں کہ آپ میرے امتی ہیں۔ جب وہ شخص خواب سے بیدار ہوا تو دل میں بہت نادم ہوا کہ میں واقعی درود شریف پڑھنے میں سستی کرتا رہا ہوں۔ تب اس شخص نے عہد کر لیا کہ آئندہ حضور کی ذات بابرکات پر کم از کم یکصد بار ضرور درود بھیجا کروں گا اور اس میں ناغہ نہ ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اسے حضور کی پھر زیارت نصیب ہوئی۔ حضور کو جب اس نے سلام کیا تو حضور نے فرمایا اب میں تجھے پہچانتا ہوں۔ تمہارے درود اور سلام میرے پاس پہنچتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی ہے۔ پس حضور سے نسبت صرف ایمان لانے پر موقوف نہیں۔ بلکہ ان سے تعلق تو درود شریف کی نسبت سے استوار ہوتا ہے اور اسی نسبت سے وہاں قرب ملے گا۔ ایک مومن بندہ کی سب سے بڑی خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح حضور کی شفاعت کا مستحق ہو جائے اور خدا اُس سے اسکے گناہوں کا مؤاخذہ نہ کرے اور یہ بات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب اس کا حضور سے محبت کا تعلق قائم رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سب چیزوں سے زیادہ محبت کرنے والا نہ ہو۔ لہذا اس کی محبت کا اندازہ تو اس بات سے لگ سکتا ہے کہ وہ ذات اُس میں کتنی سمائی ہوئی ہے کیا دل میں اس کی یاد اور زبان پر اس کا ذکر بھی ہے۔ اگر یہ بات موجود ہے تو اس کا دعویٰ درست ہے ورنہ وہ اپنے دعوے کو جھٹلاتا ہے۔ کیونکہ بقول حضرت مصلح موعود ؓ

عادت ذکر بھی ڈالو یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو یاد صنم۔ لب پہ مگر نام نہ ہو

واقعی یہ ممکن نہیں کہ کسی ذات سے محبت کا تعلق تو قائم ہو مگر دل میں نہ اس کی یاد ہو اور نہ زبان پہ ذکر آتا ہو۔ پس جو شخص حضور سے محبت کا مدعی ہے۔ وہ اس ذات پر درود اور سلام بھی بھیجتا ہوگا کیونکہ محبوب کی ذات تو عاشق کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے ذکر سے ہی لذت اٹھاتا ہے۔ پس درود شریف کثرت سے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو حضور سے خاص محبت ہے اور یہ صحیح ہے کہ وہ ذات ہی محبت کے لائق ہے اور درود کی مستحق بھی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے لئے رحمت اللعالمین۔ انسانیت کے لئے محسن اعظم اور گنہگاروں کے لئے نجات دہندہ اور شفیع ہیں ان کے ذریعہ سے تو ہم نے اپنے خدا کو پہچانا ہے ورنہ اس وراء الوراء اور نہاں در نہاں ہستی کو کب پہچان سکتے تھے اور کسی نے یہ خوب کہا ہے۔ کہ ؎

تری صورت سے پہچانا خدا کو
ترا جلوہ نشانِ بے نشاں ہے

بالکل صحیح ہے اگر ہمارا رواں رواں زبان بن جائے اور حشر تک اس وقت درود و سلام بھیجا جائے تو پھر بھی ان کے احسانات کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم بھی اور ہمارے فرشتے بھی آسمان سے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اس لئے تم بھی اے مومنو! اس نبی پر درود اور سلام بھیجو۔ پس اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا تو ان معنوں میں ہے کہ وہ حضور کے درجات کو ہر وقت بڑھاتا ہے اور درود ان کے بلند درجات کے لئے دعا ہے جاننا چاہیئے کہ درود شریف نہ صرف حضور کے لئے ترقی درجات کی دعا ہے بلکہ اس میں اور بھی بہت سی برکات ہیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ درود پڑھنے والے کو ہر درود کے عوض دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور دس بدیاں جھڑ جاتی ہیں۔ تو یہ کتنا عظیم فائدہ ہے۔ جو ایک بندہ کو ملتا ہے۔ ایک شخص حضور کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کہ حضور جب میں دعا مانگتا ہوں تو آدھا درود پڑھتا ہوں اور آدھا دعا مانگتا ہوں۔ حضور نے فرمایا ابھی درود تھوڑا ہے۔ کہنے لگا کہ حضور آئندہ دو حصہ درود اور ایک حصہ دعا کروں گا۔ فرمایا درود اب بھی تھوڑا ہے کہنے لگا۔ آئندہ صرف درود ہی پڑھا کروں گا۔ فرمایا اب ٹھیک ہے۔ اگر تو صرف درود کا ورد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسکے طفیل تیرے سارے کام خود کر دیگا اور تجھے کچھ زیادہ تردد نہ کرنا پڑے گا۔ دعا میں تو اپنی چند ضروریات کا ذکر کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ تیری ان ضروریات کو بھی جانتا ہے جو تجھ پر مخفی ہیں۔ وہ بھی پوری کرے گا تو دیکھو درود شریف میں کتنی برکات پوشیدہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ پایا ہے وہ حضور کی محبت کے طفیل ہی پایا ہے ورنہ اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر ہوتے تو پھر بھی مجھے یہ مقام نہ ملتا۔ جو اب ملا ہے۔ فرمایا کہ ایک بار میں نے بہت کثرت سے دن رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود اور سلام بھیجا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے آسمان سے آتے ہیں اور نور کی مشکیں میرے مکان پر گرا دیتے ہیں اور یہ سلسلہ ساری رات برابر جاری رہا۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ کثرت درود شریف کی وجہ سے ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور کی ذات مقدس میں بالکل فنا تھے اور ان کا اپنا وجود درمیان میں سے گم تھا۔ لوہا جب آگ میں پڑتا ہے تو آگ کا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہی خواص ظاہر کرتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ میں پڑ کر بالکل اُن کے ظل اور بروز بن گئے۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ میرا نبی اور میں ایک ہوں وہ مجھ سے جدا نہیں لیکن اگر لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو نہ آئے۔ عشق کی دنیا میں تو یہ بات ثابت شدہ ہے کہ کامل محب اپنے محبوب سے جدا نہیں۔ پھر اس میں کبھی ذرہ بھر شک نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حضور کی ذات سے محبت کرنے والے بہت پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان سب سے محبت کرنے میں بڑھ گئے اور اسی سے یہ مقام پایا۔ آپ درثمین میں اپنی محبت کو یوں بیان کرتے ہیں: ؎

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
تری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

پھر درود شریف میں ایک اور فضیلت بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے باقاعدہ اور التزام سے پڑھنے والے کو حضور کا دیدار ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو حضور کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں اور یہ سچ ہے کہ جس خوش نصیب کو حضور کی زیارت میسر آ جائے وہ جنتی ہے۔ کیونکہ اس خواب کی تعبیر یہی ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ نجات پا گیا اکثر لوگ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضور کے روضہ اقدس کی زیارت کرائے تاکہ وہ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں لیکن وہ یہ دعا نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ انہیں روضہ والے کی زیارت کرادے تاکہ ان کا انجام بخیر ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی مشکل نہیں اگر یہ دعا دلسوزی سے اور متواتر کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بندہ کو زیارت سے مشرف کر دے گا۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ طالب سونے سے پہلے وضو کرے۔ اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اور دعا کر کے سو جاوے۔ انشاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیارت کی سعادت حاصل ہو جائیگی

# محترم مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیحؒ کی یاد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مرزا البشیر احمد صاحب مربی سلسلہ)

(۲)

آپ کی پہلی شادی آپ کی پھوپھی کی لڑکی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے جو مختلف عمروں میں فوت پاگئے اور آپ کی یہ بیوی بھی وفات پاگئی آپ کی دوسری شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں نظام دین صاحب آف جہلم (جو حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے ہمسایہ تھے) کی دختر نیک اختر طاہرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی اس بیوی کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ جن میں سے بڑے لڑکے مرزا طاہر احمد صاحب بفضل اللہ زندہ موجود ہیں۔ اور اس وقت گوجرانوالہ میں سیکیورٹی آفیسر ہیں۔ آپ کی یہ بیوی بھی دوسرے لڑکے کی پیدائش کے بعد فوت ہوگئی۔ آپ کی تیسری شادی عنایت بیگم صاحبہ آف پٹی سے ہوئی۔ مگر وہ شادی کے اڑھائی سال بعد فوت ہوگئیں۔ آپ کی چوتھی شادی حضرت المصلح الموعودؓ کی تجویز کے مطابق ہماری والدہ صاحبہ سے ہوئی۔ والدہ صاحبہ ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۱ء میں اپنے والد مرحوم حضرت سید غلام محمد صاحب افغان کے ہمراہ افغانستان سے قادیان زیارت کے لئے آئی تھیں۔ لیکن نانا جان تھوڑے ہی عرصہ بعد وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ حضرت نانا جان حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے خاص شاگرد تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب نے مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب شہید کو تحقیق کی غرض سے قادیان بھجوایا تو حضرت نانا جان بھی ان کے ہمراہ قادیان آئے تھے مگر اس وقت ان کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ ابھی وہ سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے۔ حضرت نانا جان کی وفات کے بعد والدہ محترمہ بظاہر بے سہارا رہ گئیں۔ حضرت ام المومنینؓ نے آپ کو اپنے گھر بلا لیا۔ حضرت ام المومنینؓ اکثر آپ کو بیٹی کے پیارے لفظ سے یاد کرتی تھیں۔ سوا تین سال تک آپ کو اس مبارک سایہ میں رہنے کا موقعہ ملا۔ جس کے بعد حضرت المصلح الموعودؓ کی تجویز کے مطابق آپ کا رشتہ حضرت والد صاحب سے ہوگیا۔ آپ کے بطن سے والد صاحب کے تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ بڑا لڑکا اور لڑکی تو فوت ہوگئے اور راقم الحروف اور اس کے چھوٹے بھائی مرزا مظفر احمد زندہ موجود ہیں۔

حضرت والد صاحب خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں ہی قادیان ہجرت کرکے آگئے تھے آپ نے دارالرحمت میں اپنا مکان تعمیر کروایا اور قیام پاکستان تک وہیں رہے۔ قیام پاکستان کے بعد والد صاحب ہمیں ساتھ لے کر اپنے مولد و موطن موضع ترگڑی لے گئے جہاں ہم ساڑھے تین سال تک رہے ہماری اعلیٰ تعلیم کی خاطر جو ترگڑی میں مشکل تھی والد صاحب ہجرت کرکے ربوہ آگئے ترگڑی کے احباب نے محبت اور پیار کی وجہ سے ہجرت کی مخالفت کی۔ اور پھر وہاں پانچ ایکڑ زمین بھی ملکیتی موجود تھی۔ اپنا مکان بھی تھا۔ مگر آپ نے یہی کہا کہ ربوہ میں ہی بچوں کو تعلیم دلواؤں گا۔ چنانچہ آپ ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء کو مستقل طور پر ربوہ منتقل ہوگئے۔

ربوہ آکر چند ماہ تک آپ سکول میں بطور استاد ملازم رہے۔ بعد میں آپ نے ملازمت چھوڑ دی اور زیادہ تر جماعتی کاموں میں مصروف رہے آپ کا وقت زیادہ تر بچوں کو قرآن پڑھانے یا چندوں وغیرہ کی وصولی میں گذرا۔ بچوں کی تربیت کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ آپ ہمیشہ اس بات کی نگرانی کرتے کہ نماز کے وقت کوئی بچہ سڑک پر کھیلتا ہوا نظر نہ آئے۔ بڑھاپے کے باوجود آپ کے عزم، ہمت اور استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ وفات سے چند روز قبل گھر کے سامنے سڑک پر چند پودے لگائے اور ان کو اپنے ہاتھ سے پانی دیتے رہے۔ فارغ اوقات میں گھر میں الفضل کے پرچوں کو ترتیب دینا اور پھر ان کی فائلوں کی شکل میں جلد بنانا دوسری کتابوں اور رسالوں کی جلدیں بنانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ دوسرے لوگوں کے بچوں کو جلدیں بنا دیتے۔ محلہ کے بچوں کو قلمیں بنا کر دیتے آپ کا چاقو جو عرصہ سے آپ کے پاس رہا۔ قلمیں بنا بنا کر گھس گیا تھا۔ آپ کا اپنا خط بھی بہت عمدہ تھا عمر کے تقاضا کی وجہ سے گو دور کی نظر کمزور ہوگئی تھی لیکن قریب کی نظر میں فرق نہ آیا تھا۔ رات کو لیمپ کی معمولی روشنی میں آپ کو سوئی میں دھاگہ ڈالتے اور مطالعہ کرتے اکثر دیکھا گیا۔ آپ نے آخر وقت تک عینک استعمال نہیں کی۔

آپ کی وفات ہمارے خاندان کے لئے غیر متوقع نہ تھی۔ ۱۹۴۱ء کے آخر میں یا ۱۹۴۲ء کی ابتداء میں جبکہ گوجرانوالہ میں تھے کہ آپ کو ڈبل نمونیا ہوگیا۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے آپ کا معائنہ کرکے ارشاد فرمایا کہ موصی ہونے کی وجہ سے انہیں جلد قادیان پہنچا دیا جائے تا بعد میں کوئی مشکل پیدا نہ ہو۔ والدہ صاحبہ کو رؤیا کے ذریعہ آپ کی شدت بیماری کا علم ہوا آپ نے بہت دعا کی۔ صدقہ دیا۔ اور حضرت تایا صاحب کو بھی دعا کی تحریک کرتے بذریعہ تار خیریت معلوم کرنے کے لئے کہا۔ دوسری رات آپ کو دوبارہ رؤیا میں بتایا گیا کہ ابھی والد صاحب تیس سال مزید زندہ رہیں گے۔ اس رؤیا کا ہمارے خاندان کے ہر فرد کو علم تھا۔ اس کے بعد گو آپ پر کئی بار نمونیا کا حملہ ہوا۔ لیکن ہمیں آپ کے فوت ہونے کا خیال تک نہ آیا تھا۔ لیکن وفات سے چند ماہ پیشتر ہم آپ کے متعلق بہت متفکر تھے۔ کھانسی کی شدت تھی جو فروری کے آخر میں نمونیا کی شکل اختیار کر گئی۔ ربوہ کے ڈاکٹروں نے بڑی محنت سے علاج کیا۔ میرے تایا زاد بھائیوں محترم مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ اور محترم مرزا عبدالودود صاحب کیمبل پور نے بھی بہت علاج کیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا بالآخر آپ ۵ مئی ۱۹۷۱ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وصیت کا حساب آپ زندگی میں ادا کر چکے تھے۔ ۶ مئی کو ۹ بجے صبح باوجود علالت طبع کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور ہم بھائیوں کی دلجوئی بھی فرمائی اس کے بعد آپ کو قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

والد صاحب کی اس بیماری میں ہمارے تایا زاد بھائی محترم مرزا عبدالسمیع صاحب اسٹیشن ماسٹر ربوہ نے بہت خدمت کی۔ وفات کے وقت بھی آپ والد صاحب کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب والد صاحب کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کی صحت اور زندگی میں برکت دے اور ہم سب پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ آمین۔

# مجالس انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

نظامت مجالس انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ضلع کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع ۲۲ ستمبر بروز اتوار زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ اس میں ۲۴ مجالس کے زعماء و اراکین شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر نے انصاراللہ کا عہد دہرایا اور اجتماع کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ پھر مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن دیا۔ مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے "کشتی نوح" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پڑھ کر سنائی۔ بعد میں حفظ قرآن اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلے ہوئے۔

دوسرا اجلاس بھی بصدارت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر منعقد ہوا۔ مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اور مکرم محمد سعید احمد صاحب ناظم مجالس انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ نے علی الترتیب "مؤثر تبلیغ کا طریق کار" "سماجی تعلقات" اور "عہدیداران کے فرائض و حسن کارکردگی کے ذرائع" کے موضوعات پر حاضرین کو خطاب فرمایا۔

اس کے بعد منتظم عمومی مجلس انصاراللہ نے پروگرام لائحہ عمل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ضروری فرائض ذہن نشین کرائے۔ بعدہٗ ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں دوستوں کے دینی سوالات کے جواب دیئے گئے۔ آخر میں صاحب صدر نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد اجلاس اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

(منتظم عمومی مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ شہر)

بقیہ صفحہ ۳

اس سلسلہ میں ایک اور شرط بھی ہے کہ طالب یار کا رزق حلال اور طیب ہو۔ کیونکہ ناجائز وسائل یا ظلم اور زیادتی سے حاصل کیا ہوا مال اگر جزو بدن ہوا۔ تو اس شخص کی نہ تو دعا سنی جائے گی اور نہ اسے درود فائدہ دے گا۔ چاہے وہ ساری عمر ہی اس میں کیوں نہ لگا رہے۔ حضور پاکوں کے سردار ہیں اور ایسا شخص جس کا جسم گوشت اور پوست ناپاک ہے۔ وہ اس پاک کو نہ پا سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ:

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک اس کو تب اس کو پاوے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر احمدی کو تسبیح اور درود (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد) کو اپنا معمول بنانے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ دوستوں نے اس کی افادیت کو جان لیا ہے۔ حضور کی یہ خواہش بھی ہے کہ اسے ہمیشہ حرز جان بنایا جائے۔ کیونکہ اس میں دینی اور دنیاوی برکات پوشیدہ ہیں۔ ایک غیر از جماعت دوست نے حضور کا یہ ارشاد سن کر کہا تھا کہ احمدیوں کے خلیفہ نے تسبیح۔ درود اور استغفار کا ورد بتا کر اپنی جماعت کو ہر قسم کی مصائب اور مشکلات سے محفوظ کر لیا ہے۔ اس کا یہ کہنا کتنا صحیح تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرکار دو عالم سے محبت کرنے اور اپنا تعلق مضبوط بنانے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضروری اطلاع

احباب نوٹ فرمالیں کہ الفضل کا ٹیلیفون نمبر آئندہ ۴۹ کی بجائے ۴۴۹ ہوگا۔ ربوہ کے دوسرے ٹیلیفون نمبروں میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

| پرانا نمبر | نیا نمبر | نام |
|---|---|---|
| ۲۰ | ۴۲۰ | ایس ڈی او۔ ربوہ |
| ۲۲ | ۴۲۲ | محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب) |
| ۲۳ | ۵۲۳ | حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ |
| ۲۴ | ۶۲۴ | گروپ کیپٹن عبدالحئی صاحب |
| ۲۸ | ۵۲۸ | نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ |
| ۳۰ | ۶۳۰ | بیگم عبدالمجید خان صاحب محلہ دارالنصر ربوہ |
| ۳۲ | ۶۳۲ | دفتر خدمت درویشاں |
| ۳۳ | ۵۳۳ | ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ |
| ۳۴ | ۶۳۴ | ناصر دواخانہ گول بازار۔ ربوہ |
| ۳۵ | ۴۳۵ | مجید آئرن سٹور گول بازار۔ ربوہ |
| ۳۸ | ۵۳۸ | خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ |
| ۳۹ | ۴۳۹ | دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن |
| ۴۰ | ۴۴۰ | افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ |
| ۴۱ | ۵۴۱ | ناظر امور عامہ (رہائش) |
| ۴۲ | ۶۴۲ | ڈاکخانہ ربوہ (پبلک کال آفس) |
| ۴۳ | ۴۴۳ | پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت (گرلز کالج) |
| ۴۴ | ۵۴۴ | صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب |
| ۴۵ | ۶۴۵ | دفتر صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ |
| ۴۶ | ۴۴۶ | وکیل الزراعت تحریک جدید |
| ۴۷ | ۵۴۷ | ٹاؤن کمیٹی ربوہ |
| ۴۸ | ۶۴۸ | خدام الاحمدیہ مرکزیہ |
| ۴۹ | ۴۴۹ | روزنامہ الفضل |
| ۵۰ | ۴۵۰ | ناظر صاحب اعلیٰ و ناظر صاحب صنعت و تجارت |
| ۵۱ | ۵۵۱ | بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۵۲ | ۶۵۲ | حضرت سیدہ ام متین صاحبہ |
| ۵۳ | ۴۵۳ | صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب |
| ۵۴ | ۵۵۴ | دفتر بجلی (شکایات) |
| ۵۵ | ۶۵۵ | صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (رہائش) |
| ۵۶ | ۴۵۶ | سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ |
| ۵۷ | ۵۵۷ | پرائیویٹ سیکرٹری |
| ۵۸ | ۶۵۸ | ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ |
| ۵۹ | ۴۵۹ | ناظر صاحب امور عامہ (دفتر) |
| ۶۰ | ۶۶۰ | دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ |
| ۶۱ | ۶۶۱ | فضل عمر ہسپتال |
| ۶۲ | ۶۶۲ | دفتر افسر جلسہ سالانہ |
| ۶۳ | ۵۶۳ | وکیل الدیوان تحریک جدید |
| ۶۴ | ۵۶۴ | ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول |
| ۶۵ | ۵۶۵ | پرنسپل تعلیم الاسلام کالج |
| ۶۶ | ۵۶۶ | ہوسٹل ٹی آئی کالج |
| ۶۸ | ۴۶۸ | پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (رہائش) |
| ۶۹ | ۴۶۹ | دفتر انصار اللہ مرکزیہ |
| ۷۰ | ۴۷۰ | ٹیلیفون ایکسچینج ربوہ |
| ۷۱ | ۶۷۱ | پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ |
| ۷۲ | ۶۷۲ | وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید |
| ۷۳ | ۵۷۳ | وکیل التبشیر تحریک جدید |
| ۷۴ | ۵۷۴ | سید میر داؤد احمد صاحب (رہائش) |
| ۷۵ | ۵۷۵ | جلسہ سالانہ لنگر خانہ نمبر ۱ |
| ۷۶ | ۴۷۶ | نظارت اصلاح و ارشاد |
| ۷۷ | ۴۷۷ | فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ (طبیہ کالج) |
| ۷۹ | ۴۷۹ | دارالضیافت (لنگر خانہ) |
| ۸۰ | ۴۸۰ | شاہد احمد صاحب دارالصدر۔ ربوہ |
| ۸۱ | ۴۸۱ | الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ |
| ۸۴ | ۵۸۴ | نقاد لائیال |
| ۸۶ | ۵۸۶ | دفتر وقف جدید |
| ۸۷ | ۶۸۷ | صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (رہائش) |
| ۳۶ | ۶۳۶ | ایس اے، رلیف |

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

# زعماء/زعماء اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرماویں

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کا پروگرام۔ ایجنڈا و بجٹ برائے شوریٰ انصار اللہ اور اجتماع کے پوسٹر طبع کروا کے سب مجالس کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دیئے گئے ہیں جن مجالس کو نہ ملیں وہ دوبارہ لکھ کر منگوالیں۔

ہر مجلس کو چاہیئے کہ:-

۱۔ ایجنڈا و بجٹ اراکین کے سامنے پیش کر کے رائے لے لیں اور اپنے نمائندگان کو نوٹ کروا دیں تاکہ وہ شوریٰ میں اس کے مطابق رائے دے سکیں۔

۲۔ پوسٹر مکرم امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب کے ذریعہ ساری جماعت میں سنا دیا جائے اور اسے نمایاں جگہ پر چسپاں کر دیا جائے۔

۳۔ اجتماع کے پروگرام سے سب دوستوں کو مطلع کر دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس اجتماع میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔ ہمارا یہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم میاں اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ڈیڑھ ماہ تک بعارضہ سوزش گردہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۹۰ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد صاحب محترم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ۱۹۰۷ء میں بذریعہ خط بیعت کا شرف حاصل کیا اور ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر دستی بیعت کی۔ گزشتہ بارہ سال سے میرے پاس ربوہ میں مقیم تھے۔ مرحوم احمدیت کے فدائی اور قرآن مجید سے عشق رکھتے تھے۔ دن کا زیادہ حصہ تلاوت قرآن کریم میں گزارتے تھے۔ ایک بیوہ پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا (راقم الحروف) بطور یادگار اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ ۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب گولبازار ربوہ میں ادا کی گئی جس میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور پھر مقبرہ بہشتی تک کندھا دیتے ہوئے تشریف لے گئے جہاں موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا کرے ہر آن درجات میں بلندی عطا کرے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(محمد یعقوب امجد۔ دارالنصر شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وہی قوتیں جو ترقی اور فائدہ کیلئے دی گئی ہیں جب بگڑ جاتی ہیں تو گناہ بن جاتی ہیں

## جو شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے شیطان ہرگز اس پر قبضہ نہیں کرسکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ جو میرے ساتھ تعلق رکھنے والے بندے ہیں ان پر شیطان کا قبضہ کبھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان پر لالچ اور ڈر اور خوف وغیرہ کا کوئی اثر ہو سکتا ہے وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا اور تیرا رب اپنے بندے کا وکیل یعنی نگران ہونے کے لحاظ سے کافی ہے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائے گا تو شیطان اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے یہاں کفٰی کا لفظ استعمال کر کے بتا دیا کہ اس سورۃ میں خدا تعالیٰ کے کافی ہونے کا ذکر ہے۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر کارساز ہونے کے لحاظ خدا تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوتا ہے اور شیطان اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ اگر ورثہ کے گناہ کی وجہ سے ہر انسان پیدائشی طور پر ناپاک ہوتا تو ایسے لوگ خواہ تقویٰ اختیار کرتے خواہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ضرور تباہ ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ گناہ بیرونی اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ فطرت اپنی ذات میں پاکیزہ ہے آگے اس کی دلیل دیتا ہے اور فرماتا ہے رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تم گناہ کو ایک خطرناک طوفان سمجھتے ہو ایک ایسی آفت خیال کرتے ہو جو تباہ کر دینے والی ہوتی ہے اور تم گناہ کو دیکھ کر سمجھتے ہو کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے انسان کے اندر ڈیرہ ڈال لیا ہے اور اب یہ اس سے آزاد نہیں ہو سکتا مگر فرماتا ہے گناہ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ یہ سارا وہم ہے۔ اس کی موٹی مثال سمندر ہے تم دیکھتے ہو کہ سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں سودے لے جاتی ہیں۔ لیکن پہلے زمانہ میں بادبانی کشتیوں کا رواج تھا جو ہوا کے زور پر چلتی تھیں۔ فرماتا ہے کشتیوں کا انحصار ہی ہوا پر ہے لیکن کبھی ہوا طوفان بھی بن جاتی ہے۔ جب وہ حد سے بڑھ جاتی ہے تو طوفان کہلاتی ہے لیکن باوجود اس کے کہ کبھی کبھی ہوا طوفان بن جاتی ہے جب دنیا میں ہواؤں سے کشتیاں چلا کرتی تھیں۔ اگر دنیا سے کہا جاتا کہ ہوائیں بند کی جائیں یا طوفان بند کئے جائیں تو ساری دنیا پکار اٹھتی کہ طوفان کا کیا ہے یہ تو کبھی کبھی آتا ہے اگر ہوائیں بند ہوگئیں تو ہماری تجارتیں ماری جائیں گی۔ اور ہمارا کاروبار کا سارا سامان جاتا رہے گا اگر طوفان کے نتیجہ میں ہزاروں کشتیوں میں سے کوئی ایک ڈوب بھی جاتی ہے تو کیا ہوا یہ مثال بیان فرما کر اللہ تعالیٰ اس امر کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ تم گناہ گناہ کرتے ہو حالانکہ وہ تو ایک اعتدال کا نام ہے جس طرح وہی ہوا جو جہازوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک لے جاتی ہے بعض دفعہ طوفان بن جاتی ہے اسطرح وہی قوتیں جو انسان کی ترقی اور اس کے فائدہ کے لئے اس کے اندر رکھی گئی ہیں جب بگڑ جاتی ہیں تو انہی کا نام گناہ بن جاتا ہے۔" (تفسیر کبیر سورۃ مریم ص۲۹و۳۰)

### درخواستِ دعا

میرے شوہر الحاج سید منیر احمد صاحب خلیل حال مقیم ابوظہبی ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ ازراہ کرم احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(ام جمیل احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

## محترم حاجی اللہ بخش صاحب آف چندر کے منگولے کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم حاجی اللہ بخش صاحب مورخہ ۳ راکتوبر بروز اتوار چار بجے شام اپنے گاؤں چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی اور اس کے بعد ساری زندگی سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ جماعت کے سیکرٹری مال و تبلیغ کا کام نہایت خلوص سے تا مرگ کرتے رہے۔ آپ کی وفات پر گردونواح کی بہت سی جماعتوں کے احباب نے جمع ہو کر جنازہ میں شرکت کی اور چندر کے منگولے کے متعدد دوست تابوت کے ساتھ ربوہ بھی تشریف لائے۔

خصوصاً مکرم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چندر کے منگولے اور مکرم برادرم چوہدری میجر محمد عبداللہ صاحب جہاد اور ان کے خاندانوں نے نہایت خلوص کے ساتھ تجہیز و تکفین میں مدد فرمائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحوم کو بلند درجات دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

محمد اسحاق سابق مبلغ ہانگ کانگ چین

## سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے لئے

ضروری ہوگا کہ وہ فارم داخلہ پر کر کے قائد مقامی کی تصدیق سے اپنے ہمراہ لائیں۔ مقام اجتماع کے باہر مورخہ ۸/۱۰ بروز جمعہ سات بجے صبح سے اس فارم پر ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جملہ مجالس کو فارم داخلہ بھجوائے جا چکے ہیں اگر کسی مجلس میں یہ فارم نہ پہنچے ہوں تو وہاں کے خدام اپنے قائد کی چٹھی ہمراہ لائیں اس پر انہیں ٹکٹ داخلہ جاری کر دیا جائے گا۔

مجلس ربوہ کے جملہ خدام کو چاہیئے کہ وہ مورخہ ۸/۱۰ کو صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک اپنے اپنے ٹک[illegible] کرلیں۔

بیرونی مجالس [illegible]ام بھی کوشش کریں کہ وہ نماز جمعہ سے قبل ہی اپنے اپنے ٹکٹ حاصل کرلیں

([illegible] منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء)

636

مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاول نگر

## تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳ راکتوبر کو عزیزہ عائشہ صدیقہ غنی بی اے بی ایڈ بنت بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں ناظران وکلاء صاحبان اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے عزیزہ کو بہت پیار اور شفقت بھرے جذبات کے ساتھ رخصت فرمایا۔ رخصتی سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات میں بھی تشریف لے جا کر دعا فرمائی۔

عزیزہ عائشہ صدیقہ غنی کا نکاح جلسہ سالانہ کے موقع پر محمد خالد صاحب گورائیہ ایم اے بی ایڈ کے ساتھ حضور نے پڑھا تھا۔ اور اب یہ دونوں نصرت جہاں سکیم کے تحت تعلیمی خدمات سرانجام دینے کیلئے عنقریب ہی افریقہ روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمادے اور انہیں سلسلہ کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (عبدالرشید غنی ایم ایس سی ربوہ)